بدھ
۱۴- ستمبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۰۳ | بدھ - ۷- ربیع الثانی - ۱۴۱۵ھ ' ۱۴- تبوک ۷۳ ۱۳ ھش ' ۱۴- ستمبر ۱۹۹۴ء

# مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

مکرم ناظر صاحب امور عامہ تحریر فرماتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی صحت کے متعلق لندن سے تازہ اطلاع ہے کہ موصوف اپنی عمر کی بناء پر کمزوری محسوس کرتے ہیں جو خبریں اخبار جنگ وغیرہ میں شائع ہوئی ہیں کہ وہ شدید بیمار ہیں درست نہیں۔ ماہر ڈاکٹران کا چیک اپ کرتے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب جیسے نادر وجود کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رکھے۔

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کی ظاہری بناوٹ' اس کے دو ہاتھ دو پاؤں کی ساخت ایک دوسرے کی امداد کا رہنما ہے۔ جب یہ نظارہ خود انسان میں موجود ہے پھر کس قدر حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ (تم نیکی اور تقویٰ (کے کاموں) میں باہم (ایک دوسرے کی) مدد کرو) کے معنے سمجھنے میں مشکلات کو دیکھے ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ تلاش اسباب بھی بذریعہ دعا کرو۔ ...... میں نہیں سمجھتا کہ جب میں تمہارے جسم کے اندر اللہ تعالیٰ کا ایک قائم کردہ سلسلہ اور کامل رہنما سلسلہ دکھاتا ہوں۔ تم اس سے انکار کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو اور بھی صاف کرنے اور وضاحت سے دنیا پر کھول دینے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا ایک سلسلہ دنیا میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا اور قادر ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی قسم کی امداد کی ضرورت ان رسولوں کو باقی نہ رہنے دے مگر پھر بھی ایک وقت ان پر آتا ہے کہ وہ (کون ہے جو اللہ کے راستہ میں میری مدد کرے) کہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کیا وہ ایک ٹکڑ گدا فقیر کی طرح بولتے ہیں؟ نہیں (کون ہے جو اللہ کے راستہ میں میری مدد کرے) کہنے کی بھی ایک شان ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو رعایت اسباب سکھانا چاہتے ہیں جو دعا کا ایک شعبہ ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۱)

# حصول انعامات کیلئے کوشش کے علاوہ دعا سے بھی کام لیا جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ کے انعامات اور افضال بعض اس قسم کے ہوتے ہیں کہ جب تک انسان کی طرف سے ان کے لئے استدعا نہ کی جائے۔ حاصل نہیں ہوتے جب محنت کے بعد وہ آتے ہیں تو وہ بھی انعام ہی ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ محنت کا لازمی نتیجہ نہیں ہوتے بلکہ وہ انسان کی محنتوں اور کوششوں سے بہت بڑھ کر ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کو کسی صورت میں محنت اور کوشش کی جزاء نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم آتے اسی وقت ہیں جب محنت سے کام لیا جاتا ہے مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایسے انعامات صرف کوشش کے ساتھ ہی نہیں آتے' بلکہ ظاہری سامانوں کے مہیا کرنے کے علاوہ قلب کی کیفیات کا بدلنا بھی ان کے لانے کا موجب ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ خدا ان انعامات کو نہیں بھیجتا جب تک انسان درخواست نہیں کرتا۔ جیسا کہ معزز لوگوں کا طریق بھی ہے۔ اور بجا طریق ہے کہ وہ بن بلائے کسی کے پاس نہیں جاتے۔ کیونکہ اگر وہ لوگ ایسا نہ کریں تو ان کی احتیاج پائی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی انعامات دو حصوں میں تقسیم کر رکھے ہیں۔ ایک وہ جو بن مانگے دیتا ہے۔ اور دوسرے وہ جو محنت کے ساتھ مانگنے پر ملتے ہیں۔ پس جو ایسے اعلیٰ درجہ کے انعامات ہوتے ہیں۔ وہ نہ صرف یہ کہ کوشش سے ہی ملتے ہیں بلکہ کوشش کے ساتھ مانگنا بھی پڑتا ہے۔

پس جہاں مشکلات اور مصائب کے مقابلہ میں محنت اور کوشش کی ضرورت ہے جو ہمارے دشمنوں کی طرف سے ہماری راہ میں پیدا کی گئی ہیں اور ضرورت ہے کہ ہم اپنی تمام خداداد طاقتوں اور قوتوں کو ان کے مقابلہ میں صرف کریں جو ہم میں پائی جاتی ہیں کہ (دین حق) اور احمدیت کا منور چہرہ دنیا میں ظاہر ہو۔ وہاں اس کے علاوہ خدا کے انعامات کا وارث ہونے کے لئے درخواست بھی کرنی چاہئے۔ رتبہ بغیر مانگے نہیں ملتا۔ پس محض کوشش اور محنت انعامات نہیں دلوا سکتی۔ اس لئے سامانوں کے استعمال کے لئے ضروری ہے کہ دعا سے بھی کام لیا جاوے۔

(از خطبہ ۲- نومبر ۱۹۱۷ء)

خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تمام بنی نوع انسان کے ساتھ مدد کے ساتھ پیش آیا کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## درخواست دعا

○ مکرم میجر عبداللطیف صاحب قائمقام امیر جماعت لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ محترمہ مجیدہ بیگم اہلیہ چوہدری شاہنواز صاحب کو دل کا شدید دورہ پڑا ہے۔ احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا نذیر احمد علی صاحب امریکہ میں شدید بیمار ہیں۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عطا فرمائے

○ مکرم وکیل صاحب وقف نو اطلاع دیتے ہیں کہ جاوید اقبال ولد سردار بخش سکنہ کوٹ قاضی ضلع جھنگ بخار اور آنکھوں کی خرابی کی وجہ سے بہت بیمار ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

## ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم منور احمد خان صاحب و عزیزہ امتہ الودود صاحبہ ربوہ کو ۱۰- ستمبر ۹۴ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نو مولود کا نام سلمان ایاز خان تجویز ہوا ہے۔ نو مولود مکرم سخاوت حسن خان صاحب کا پوتا اور مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے عزیز کے خادم دین بننے اور درازی عمر کی درخواست دعا ہے۔

## آسامیاں خالی ہیں

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ خواہش مند حضرات اپنی درخواستیں صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ ۱۴- ستمبر ۹۴ء تک دفتر میں جمع کروا دیں۔ انٹرویو ۱۵- ستمبر کو صبح ۹ بجے اکیڈمی میں ہونگے۔

۱- لیب اسسٹنٹ (فزکس) کم از کم تعلیمی قابلیت F.Sc

۲- مددگار کارکن۔ لکھنا پڑھنا جانتا ہو۔

۳- خاکروب

پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۴- تبوک ۱۳۷۳ ھش ۱۴- ستمبر ۱۹۹۴ء

# سڑک کے آداب

ہم اس وقت یہ نہیں کہنا چاہتے کہ آپ سڑک کے کنارے کس طرح بیٹھیں۔ کیسی باتیں کریں۔ کس طرح لوگوں کو دیکھیں وغیرہ۔ ہم کہنا یہ چاہتے ہیں کہ آپ سڑک پر کس طرح چلیں۔ اول تو شائد "سڑک پر چلیں" والی بات ہی غلط ہے۔ سڑک ٹریفک کے لئے ہے۔ اور آپ پیدل ہیں تو سڑک آپ کے لئے نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے جو یہ کہہ دیا کہ آپ سڑک پر کس طرح چلیں۔ کچھ زیادہ ٹھیک نہیں کہا۔ لیکن محاورۃً کہا ہی جاتا ہے۔

سڑک کے دونوں طرف جگہ یا تو بنی ہوتی ہے یا آپ سمجھ لیں کہ کچھ تھوڑی سی جگہ آپ کے لئے ہے آپ اس جگہ پر چلیں۔ اور چلیں بھی اس طرح کہ آنے والی ٹریفک آپ کو نظر آئے۔ آنے والی ٹریفک کا مطلب ہے جو سامنے سے آرہی ہے یعنی اگر ٹریفک کو بائیں طرف چلنا ہے تو آپ دائیں طرف چلیں لیکن بتایا جاتا ہے کہ یہ احتیاط اس وقت ضروری ہے جب سڑک کے دونوں جانب آپ کے لئے جگہ بنائی نہ گئی ہو۔ یعنی فٹ پاتھ نہ ہو۔ فٹ پاتھ ہو تو آپ جس طرف چاہیں چلیں۔ خدا کے فضل سے آپ محفوظ ہی ہوں گے۔

اگر آپ فٹ پاتھ چھوڑ کر سڑک پر آگئے تو یقیناً ٹریفک کو مشکل پیش آئے گی اور سب لوگ اپنی مشکل حل کرنا چاہتے ہیں دوسروں کی نہیں۔ حادثہ کا خطرہ ہو گا۔ گاڑیاں تانگے یا ریڑھے اپنے آپ کو آپ سے پرے نہیں ہٹا سکیں گے۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ اچھے مقام پر رہنے سے آپ کا بھی فائدہ ہے اور باقی ٹریفک کا بھی۔

ہم نے تو صرف اتنا کہا ہے کہ سڑک پر نہ چلیں۔ لیکن دیکھنے میں کیا آتا ہے دو سائیکل سوار عین سڑک کے بیچوں بیچ کھڑے ہیں اور کوئی تبصرہ ہو رہا ہے۔ شائد کرکٹ کے میچ پر۔ یا کوئی اور بات ہو رہی ہے۔ انہیں کسی کی پرواہ ہی نہیں۔ اوروں کی تو بے شک نہ ہو لیکن اپنی تو ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں ٹریفک سے محفوظ رکھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ اپنی مدد آپ کیجئے اور پھر خدا سے مدد مانگئے۔

سڑک کے متعلق یہ باتیں یوں تو سب کو معلوم ہونی چاہئیں لیکن خواتین اور بچوں کو ان باتوں کو بار بار یاد دہانی کرانے کی ضرورت ہے۔ بچے پرواہ نہیں کرتے اور خواتین کو خیال نہیں آتا۔ سڑک کے بیچوں بیچ چل رہی ہیں۔ چار پانچ برقعہ پوش خواتین اگر سڑک کے بیچ چل رہی ہوں گی تو یقیناً ٹریفک کو مشکل پیش آئے گی پھر بعض اوقات خواتین مڑتی ہیں تو یہ نہیں دیکھتیں کہ ان کے پیچھے سے ٹریفک تو نہیں آرہی۔ شائد وہ سمجھتی ہیں کہ یہ ٹریفک کا کام ہے کہ دیکھے۔ لیکن اگر ٹریفک دیکھے بھی تو اس کا فوری طور پر رک جانا مشکل ہوتا ہے۔ پس خواتین اور بچوں کو خاص طور پر سڑک پر چلنا سیکھنا چاہئے اور ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔

---

ہر سانس مری قادرِ مطلق کی عطا ہے
جو وقت ملا ہے مجھے، وہ اس کی رضا ہے
کچھ لوگوں کا جینا ہے فنا کے مترادف
کچھ لوگ ہیں، مر جائیں، تو یہ ان کی بقا ہے

ابوالاقبال

## دن مُدتوں میں آئے ہیں پھر اہلِ حال کے

طالب ہیں مجھ سے بڑھ کے وہ میرے وصال کے
شیدائیں ان کے قال کا۔ وہ میرے حال کے

کیا کہنے اُس نگار کے حُسن و جمال کے!
ناز و ادا کے۔ آن کے۔ شوخی کے۔ چال کے

مہر و وفا کے۔ رحم کے۔ احسان و لطف کے
شوکت کے۔ عزّو شان کے۔ جاہ و جلال کے

برسوں سے زیرِ مشقِ اطبّا ہے زخم دل
وہ آئیں گے۔ تو آئیں گے دن اندمال کے

للہ کچھ تو بولئے۔ یا رُخ کو کھولئے
اک تو خموشی۔ دُوسرے یُوں پردہ ڈال کے

بے درد و سوز و عشق اگر وصل ہو کوئی
لے جاؤ ایسے وصل کو واپس سنبھال کے

شوقِ دعا و ذوقِ رضا جمع کر۔ کہ یاں
ملتا ہے کچھ سوال پہ۔ کچھ بے سوال کے

راہِ وصالِ یار نہیں۔ پُلصراط ہے
ہر ہر قدم یہاں پہ خُدارا سنبھال کے

بُن جائے گا کبھی نہ کبھی خود بھی بے نظیر
دُر پر پڑا رہے گا جو اُس بے مثال کے

آگے بڑھے۔ کہ پیچھے ہٹے۔ کیا کرے غریب
جلوے جو دیکھتا ہو جمالُ و جلال کے

کیا پھُونکنے کو آئے تھے تم آشیانِ دل؟
چلتے بنے جو آگ محبّت کی ڈال کے

رِندی کی اپنے مُنہ سے اٹھا دوں اگر نقاب
ابدال آئیں کھولنے تسمے نِعال کے

تیغِ نگاہِ یار نے بس کھیل کھیل میں
ٹکڑے اُڑا دیئے دلِ آشفتہ حال کے

اب دیکھیں آکے عشق کی قربانیاں ذرا
دِکھلا چکے حسین تماشے جمال کے

جی چاہتا ہے آپ کے قدموں میں ڈال دوں
ہاتھوں سے اپنے۔ اپنا کلیجہ نکال کے

کہدو اِن اہلِ قال سے۔ دفتر لپیٹ لیں
دن مُدتوں میں آئے ہیں پھر اہلِ حال کے

پیرے کہ دم زِعشق زند۔ بس غنیمت است
دل تو جواں ہے۔ خواہ یہ دن ہوں زوال کے

اے شاہِ حُسن! تم پہ نہیں کیا زکوٰۃِ حُسن؟
یا لُطف آرہا ہے فقیروں کو ٹال کے

بس اتنی التجا تھی کہ تم بخشدو مجھے
دامانِ مغفرت کو معاصی پہ ڈال کے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

# افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

پس جو تخلیق میں سب سے افضل ہے وہ جب عبادت کا اقرار کرلے اور خدا کے حضور جھک جائے تو گویا تمام کائنات خدا کے حضور جھک رہی ہے۔ پس ایسا انسان جو عبادت کے وقت اپنا یہ مقام پیش نظر رکھے اس کے رکوع اور سجود میں ایک اور شان پیدا ہو جاتی ہے اور وہ خدا کے حضور اکیلا نہیں جھک رہا ہوتا بلکہ نعبد کے ساتھ جھک رہا ہوتا ہے۔ تمام کائنات کا خلاصہ بن کے جھک رہا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب نعبد کی دعا عرض کرتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم صرف ساری کائنات کا نہیں بلکہ تمام عبادت کرنے والوں کے سردار کے طور پر عرض کیا کرتے تھے کہ اے خدا! اے رب العالمین!! ہم سب جو بھی عبادت کرنے والے ہیں' وہ سب تیرے حضور جھکتے ہیں اور میں ان کا سردار ہونے کی حیثیت سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ تو ہی عبادت کے لائق ہے اور تیرے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ہماری سب سرداریاں تیرے حضور سجدہ ریز ہیں۔ ہمارے ماتھے تیرے حضور عاجزانہ طور پر اپنے آپ کو مٹی میں رگڑتے ہیں اور گریہ وزاری کرتے ہیں اور عاجزی کا اقرار کرتے ہیں تو جب تمام کائنات کا سردار جس کو خدا نے پیدا کیا خدا کے حضور رکوع کرتا تھا اور سجدے کرتا تھا اور (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) کی دعا پڑھا کرتا تھا تو حقیقت میں تمام کائنات اور اس تمام کائنات کا خلاصہ خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ پس اس شان کی عبادت تو آج کسی کے لئے ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ممکن ہے بھی تو اس کو استطاعت نہیں ہے یعنی بشری طور پر اس کے اندر یہ استطاعت نہیں ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عبادت کے برابر پہنچ سکے۔

اس لئے حسب توفیق اپنی عبادت کو ایسی وسعت دینا ضروری ہے اور اس وسعت کا آغاز اپنے خاندان سے کریں۔ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) میں اگر آپ باشعور طور پر باقی چیزوں کو شامل نہیں کرسکتے تو اپنی بیوی' اپنے بچوں اور اپنے عزیزوں کو تو شامل کر لیں۔ اگر آپ خدا کی جماعت کی طرف سے کسی عہدے پر مامور ہیں تو ان سب کو شامل کر لیں۔ اگر آپ قائد خدام الاحمدیہ ہیں تو خدام کو شامل کرلیں۔ اگر لجنہ کی صدر ہیں تو لجنات کو شامل کر لیں۔ غرضیکہ جس جس دائرے پر بھی آپ کو کسی کام پر مامور فرمایا گیا ہے ان کو اپنے ساتھ شامل کر لیں۔ ایسی صورت میں جب (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کہیں گے تو اس کے ساتھ ہی اپنے نفس کا ایک محاسبہ بھی شروع ہو جائے گا اور انسان یہ سوچے گا کہ کس حد تک میں ان کی نمائندگی کا حق رکھتا ہوں۔ کیا میں نے ان کو عبادت کرنے میں اپنے ساتھ شریک کرنے کی کوشش بھی کی ہے کہ نہیں۔ کیا میں نے واقعۃً چاہا ہے کہ یہ سارے میرے ساتھ خدا کی عبادت کرنے والے بنیں۔ پس اگر ایسا نہیں ہوا تو پھر (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کے مضمون میں سے کچھ ہوا نکل جائے گی' کچھ جان نکل جائے گی۔ وہ طاقت اس میں نہیں پیدا ہو سکتی۔ پس دیکھیں وہی دعا ہے (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کی لیکن حالات کے بدلنے کے ساتھ اس کے معنی بدلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں یہ بہت قوی دعا بن کے ابھرتی ہے۔ بعض صورتوں میں اس میں ناطاقتی پیدا ہو جاتی ہے۔ پس (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کی دعا کا مضمون بہت ہی وسیع اور گہرا ہے۔ اس کا ایک طرف رب' رحمان' رحیم اور مالک سے تعلق اور دوسری طرف کل عالمین سے اس کا تعلق بن جاتا ہے اور آپ رب اور اس کی مخلوقات کے درمیان واسطہ بن جاتے ہیں۔

ضمائر کا یہی مضمون آگے بڑھتا ہے اور اب ہم رکوع میں داخل ہوتے ہیں۔ آپ نے کبھی سوچا یا نہیں سوچا لیکن یہ تعجب کی بات ضرور ہے کہ رکوع میں جاتے ہیں تو ہم بھی اکیلے اور خدا بھی اکیلا (پاک ہے میرا رب بڑی عظمت والا ہے۔ پاک ہے میرا رب بڑی عظمت والا ہے) اور یہی سجدے میں حال ہے۔ رب العالمین میرا رب بن گیا اور یہ بہت دلچسپ بات ہے اور بہت لطف کی بات ہے اور بے انتہا شکر کی بات ہے کہ وہ شخص جو نماز کو سمجھتے ہوئے اخلاص کے ساتھ ادا کرتے ہوئے رکوع تک پہنچتا ہے اس کو گویا نماز یہ پیغام دے رہی ہے کہ تو نے خدا کی ربوبیت کو عالمین کے اوپر قبول کیا اور سمجھا اور خدا کی ربوبیت کا نمائندہ بننے کی کوشش کی۔ تو نے خدا کی رحمانیت کو کل عالمین پر جاری ہوتے دیکھا اور سمجھا اور پھر خود خدا کی نمائندگی میں اپنی رحمانیت کو اسی طرح پھیلانے کی کوشش کی غرضیکہ مالک تک آپ پہنچیں تو ان سب باتوں کا جواب پھر خدا کی طرف سے یہ آتا ہے کہ تو نے مجھے (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کہا کہ اے خدا! میں تمام بنی نوع انسان کی یا ان سب کی نمائندگی میں جن کو تو نے میرے تابع فرمایا ہے تیری عبادت کرتا ہوں۔ اس لئے اب میں تجھ پر تیرا خدا بن کر ابھروں گا اور تجھے یہ حق عطاء کرتا ہوں کہ تو کہہ (پاک ہے میرا رب بڑی عظمت والا ہے) پاک ہے میرا رب جو عظیم ہے۔

اب یہاں جو غائب تھا وہ غائب نہ رہا۔ جو سب کا تھا وہ سب کا ہو گا بھی لیکن یہاں اپنا بن کے ابھرا ہے اور میرا رب بن کے ابھرا ہے۔ پس جس کا رب عظیم ہو اس کو بھی عظمتوں سے حصہ ملے گا۔ اس میں یہ خوشخبری بھی عطا کردی گئی کہ اب تو عام انسان نہیں رہا۔ تو نے ایک ایسی ذات سے تعلق جوڑ لیا اور اس کو اپنا بنا لیا ہے اور وہ تیرا ہو چکا ہے کہ اب اس کی عظمتوں سے تجھ کو حصہ دیا جائے گا اور جب وہ سجدے میں جاتا ہے اور دنیا کی نظر میں بظاہر بالکل ذلیل اور رسوا ہو جاتا ہے یعنی اس سے زیادہ دنیا کی نظر میں انسان کے لئے کیا رسوائی ہو سکتی ہے کہ وہ اپنا ماتھا کسی کے حضور خاک میں رگڑنے لگے' وہاں اس کے دل سے یہ آواز اٹھتی ہے (پاک ہے میرا رب بڑی شان والا ہے) وہ رب جسے میں نے اپنا بنا لیا ہے' جس نے مجھے اپنا بنا لیا ہے وہ ہر دوسری چیز سے بلند تر اور اعلیٰ ہے اور اس کے مقابل پر کسی اور چیز کی کوئی حیثیت نہیں تو خدا کے علو میں سے' خدا کا بلند مرتبہ ہونے میں سے ان عاجز بندوں کو بھی حصہ عطا کیا جاتا ہے اور اس طرح ضمائر کا مضمون دیکھیں کہاں سے شروع ہو کر کہاں تک پہنچا اور بظاہر سجدے کی انتہائی جھکی ہوئی حالت میں ہے لیکن اس جھکی ہوئی حالت میں یہ مضمون اپنے معراج کو پہنچ جاتا ہے اور انسان کو یہ سبق دے جاتا ہے کہ اس کی ہر ترقی کا راز اس کے عجز میں ہے۔ جتنا زیادہ وہ خدا کے حضور گرے گا اور جھکے گا اتنی ہی زیادہ اسے سربلندی عطاء کی جائے گی۔ پس ضمائر کے لحاظ سے بھی آپ دیکھیں تو نماز ایک عظیم الشان پیغام رکھتی ہے اور گہرے سبق رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ نماز میں زمانوں کو بھی اس رنگ میں استعمال فرمایا گیا ہے کہ ایک بہت ہی دلکش مضمون ہمارے سامنے ابھرتا ہے اور ہمارے دماغوں کو روشن کرتا چلا جاتا ہے لیکن میں گھڑی کو دیکھ رہا ہوں۔ اب چونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ چند اور باتیں بھی نماز سے متعلق کہنی باقی ہیں۔ اس لئے (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) آئندہ جمعہ پر ہی اگر وقف جدید کی باتیں کرنے کے بعد وقت بچا ورنہ پھر اس سے آئندہ جمعہ پر اس مضمون کو جاری رکھیں گے۔

(ذوقِ عبادت و آدابِ دعا ص ۸۸ تا ۹۲)

حضرت مہر آپا صاحبہ

# حضرت اُمِّ طاہر صاحبہ

حضرت مہر آپا صاحبہ حضرت امّ طاہر صاحبہ کے متعلق مزید فرماتی ہیں:-

آپ کے گھر میں مہمانوں کا سلسلہ رات دن رواں دواں رہتا۔ بعض مہمان تو آپ کے ہاں کئی کئی ماہ آکر قیام کرتے۔ اور آپ کی مہمان نوازی اور خاطر و مدارات کا یہ عالم ہوتا کہ دیکھنے والے یہ سمجھتے کہ یہ مہمان ابھی اور اسی وقت آئے ہیں حالانکہ وہ مہمان دو دو ماہ بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ کے قیام پذیر ہوتے۔ اس کے علاوہ روزمرہ لوگوں کی آمدورفت کا یہ عالم تھا کہ چائے اور کھانا جو روزمرہ اپنے گھر کے افراد کے لئے پکتا اس سے دوچند کا ہمیشہ زیادہ اہتمام ہوتا۔ وہ تمام کا تمام کھانا ختم ہو جاتا اور اس طرح مزید کھانا تیار کرنا پڑتا۔ اور یہ سلسلہ صرف کھانے کا ہی نہ ہوتا بلکہ چائے وغیرہ کے اوقات پر بھی یہی سلسلہ رہتا۔ بعض اوقات کام کرنے والے یا منتظمین چڑ جاتے کہ سب کچھ ختم ہو کر بھی پھر پوری نہیں پڑتی بار بار کھانا پکانا پڑتا ہے تو پھر مسکرا کر فرماتیں خوشی خوشی مہمانوں کو خوش آمدید کہا کرو اور ان کی خدمت کیا کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے پیغام بر ہیں۔ آپ لوگ کیوں گھبرایا کرتے ہیں جب کبھی بھی آپ کے پاس جانے کا اتفاق ہوتا تو ہم دسترخوان لگے ہوئے دیکھتے یا خوانوں کا سلسلہ ادھر ادھر جاتے بھجواتے دیکھتے یا کوئی دعوت یا پارٹی کا سلسلہ ہی نظر آتا اور یہ سب کچھ کرکے بھی آپ کے دماغ کے کسی گوشے میں یہ نہیں آیا کرتا تھا کہ آپ نے کچھ کیا ہے۔ آپ کے اس قسم کے تمام اقدام محض اور محض خدا تعالیٰ کی رضا اور مرضی کے لئے ہوا کرتے تھے۔ جس میں دور کی نمود کا واسطہ بھی نہ تھا۔

آپ خادمات کے ساتھ ان کے کام میں خود ہاتھ بٹایا کرتیں ان کے کوئی آرام کا' ان کے کھانے پینے' ان کی ضروریات کا بہت خیال رکھتیں۔ کبھی ناجائز سختی نہ کرتیں۔ ہمیشہ ہنس کر بات کرتیں کبھی کبھی ان سے ازراہ شفقت مذاق بھی کرتیں۔ باوجود اس قدر بے تکلفی

باقی صفحہ ۷ پر

مولانا عبدالباسط شاہد

# استحکام پاکستان

یہ تحریر ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے خاص نمبر کیلئے لکھی گئی تھی مگر بروقت شامل اشاعت نہ ہو سکی۔

قائداعظم نے مسلمانوں کو متحد کر کے قیام پاکستان کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ جماعت احمدیہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے قیام پاکستان کی مساعی میں اپنی بساط سے کہیں بڑھ کر حصہ لیا۔ قیام پاکستان کے بعد استحکام پاکستان کا زیادہ اہم اور زیادہ ضروری مرحلہ آتا ہے۔ اس میں بھی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی پیش پیش رہے۔ آپ نے پاکستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں استحکام پاکستان کے موضوع پر تقاریر فرمائیں اور نہایت قابل قدر لائحہ عمل اور پروگرام پیش فرمایا۔ کوئٹہ میں اپنے ایک ایسے ہی خطاب میں آپ نے فرمایا:-

"سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسی چیز کا حصول ایک علیحدہ امر ہے۔ اور اس چیز کے حاصل ہو جانے کے بعد اسے قائم رکھنا بالکل علیحدہ بات ہے۔ ایسے واقعات تو دنیا میں کثرت کے ساتھ مل جائیں گے کہ کسی شخص کو کوئی چیز آپ ہی آپ مل گئی ہو مگر اس امر کی کوئی ایک مثال بھی نہیں مل سکتی کہ کوئی چیز آپ ہی آپ قائم رہی ہو۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی پر مہربان ہو کر اسے مکان دے دے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے کہیں سے روپوں کی تھیلی مل جائے یا اسے نوٹوں کا بنڈل کسی جگہ سے مل جائے مگر یہ مثال دنیا میں کہیں نظر نہیں آئے گی کہ کوئی شخص اپنے مکان کی مرمت کا خیال تک نہ کرے اور اس کی صفائی کی طرف توجہ نہ کرے اور اتفاقی طور پر وہ مکان آپ ہی آپ صحیح اور درست حالت میں ملتا چلا جائے۔ یہی حال پاکستان کا ہے۔ پاکستان کا حصول اور پاکستان کے قیام کا سوال دونوں علیحدہ علیحدہ امر ہیں۔ میں سمجھتا ہوں وہ لوگ جنہوں نے قیام پاکستان کے لئے قربانیاں کی تھیں وہ بھی یہ نہیں سمجھ سکتے تھے کہ پاکستان اتنی جلدی اور ایسی صورت میں مل جائے گا۔ ہم اس امر سے انکار نہیں کر سکتے کہ ایک گروہ نے اس غرض کے لئے بڑی بھاری قربانیاں کی ہیں اور بہت بڑی مشکلات کا انہیں سامنا کرنا پڑا ہے مگر ہم اس امر سے بھی انکار نہیں کر سکتے کہ جس رنگ میں پاکستان ملا ہے اس میں صرف انسانی کوششوں کا دخل نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔ جس نے ان کوششوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

اب ہمارے سامنے یہ سوال ہے کہ پاکستان کا مستقبل کیسا ہو؟ اگر کسی کو کوئی اچھی عمارت مل جائے اور وہ اسے اپنی عدم توجہ سے بگاڑ دے تو دنیا اسے عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتی بلکہ اس عمارت کو اگر وہ اسی حالت میں رہنے دے جس حالت میں وہ عمارت اسے ملی تھی تب بھی وہ تعریف کے قابل نہیں سمجھا جاتا۔ تعریف کے قابل وہ تب سمجھا جاتا ہے جب وہ اسے پہلے سے بہت اچھی حالت میں چھوڑ جائے۔ پس ہمیں اس سوال پر غور کرتے ہوئے کہ پاکستان کا مستقبل کس طرح اچھا بنایا جا سکتا ہے یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ اصل مقابلہ اسی وقت شروع ہوتا ہے جب کوئی چیز حاصل ہو جاتی ہے۔-------

پاکستان کا بھی جب تک قیام نہیں ہوا تھا اس کی مخالفت کا صحیح طور پر جذبہ پاکستان کے مخالفوں کے دلوں میں پیدا نہیں ہوا تھا........

لیکن جہاں ہم ایک طرف یہ دیکھتے ہیں کہ کسی چیز کے حصول کے بعد مخالفت بڑھ جاتی ہے وہاں دوسری طرف ہمیں یہ بھی نظر آتا ہے کہ جب کوئی چیز مل جاتی ہے تو بسا اوقات اس چیز کو حاصل کرنے والے کے دل سے اس کی عظمت مٹ جاتی ہے اور وہ اس چیز کو کھو بیٹھتا ہے چنانچہ دنیا میں کثرت کے ساتھ ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ بعض لوگوں نے بڑے بڑے کام کئے اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے سرتوڑ کوششیں کیں مگر جب مقصد حاصل ہو گیا تو مطمئن ہو کر بیٹھ گئے اور اس طرح وہ چیز جس کے حصول کے لئے انہوں نے سالہا سال قربانیاں کی تھیں اسے اپنی غفلت سے ضائع کر بیٹھے" (اس نصیحت پر عمل کیا جاتا تو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا سانحہ پیش نہ آتا۔ ناقل)۔

اسی خطاب میں آگے چل کر آپ نے فرمایا:-

"پاکستان کی حالت بھی اس وقت ایسی ہی ہے پاکستان نام ہے اس ملک کے ایک ٹکڑے کا جسے پہلے ہندوستان کہا جاتا تھا۔----- جس ملک کا یہ ٹکڑا ہے وہ زندہ ہے۔ اگر سارے ملک کا نام پاکستان ہوتا تو خطرے کی کوئی صورت نہ تھی۔---- پس پاکستان کے قیام سے خطرات دور نہیں ہوئے بلکہ پہلے سے بڑھ گئے ہیں کیونکہ ہمارا ہمسایہ سمجھتا ہے کہ اسے پاکستان کے قیام سے سخت نقصان پہنچا ہے۔

پاکستان کا مستقبل محض (دین حق) کو اپنی عملی زندگی میں داخل کرنے کے ساتھ وابستہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے پاکستان کا مطالبہ اس بنا پر کیا تھا کہ ہماری تہذیب الگ ہے اور ہندو تہذیب الگ۔ جب مسلمانوں نے یہ مطالبہ کیا اس وقت پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک مضمون لکھا تھا کہ بتاؤ تمہاری کونسی تہذیب ہے جو ہندوستانی تہذیب سے الگ ہے؟ ہم اس وقت کہہ سکتے تھے کہ یہ چیز عمل سے تعلق رکھتی ہے۔ عمل کا موقع آئے گا تو ہم تمہیں بتائیں گے کہ ہماری تہذیب کونسی ہے......... یہ ظاہر ہے کہ جس تہذیب کے بچانے کا ہم دعویٰ کر رہے تھے وہ ایرانی نہیں تھی نہ وہ پٹھانی، بلوچی، سندھی، پنجابی یا بنگالی تہذیب تھی---- پھر وہ کیا چیز تھی جس کے لئے ہم سب لڑ رہے تھے یقیناً (دین حق) ہی ایک ایسی چیز ہے جو ہم سب میں مشترکہ طور پر پائی جاتی ہے اور (ہماری) تہذیب ہی ایک ایسی چیز تھی جس کے قیام کا ہم میں سے ہر شخص خواہش مند تھا۔ اسی تہذیب کے قیام کے لئے ہم نے پاکستان کا مطالبہ کیا تھا۔ اب جب کہ علیحدگی ہو چکی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہم نے وہ غرض پوری کر لی ہے جس کے لئے ہم نے علیحدگی طلب کی تھی؟ اگر ہم نے اس غرض کو پورا نہیں کیا تو دنیا ہمیں کہے گی کہ تم نے غلط دعویٰ کیا تھا در حقیقت تم الگ ذاتی حکومت چاہتے تھے مگر ناواقف لوگوں میں جوش پیدا کرنے کے لئے تم نے (دینی) تہذیب کے نام سے شور مچا دیا۔(-----)

پس پاکستان اس منزل کے حصول کے لئے یقیناً ایک قدم تو ہے مگر بہرحال وہ ایک اینٹ ہے اس عمارت کی جو ہم نے ساری دنیا میں قائم کرنی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس عظیم الشان مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جس قدر بھی قربانیاں کر سکیں ان سے کبھی دریغ نہ کریں"۔

(الفضل ۲۳- مارچ ۱۹۵۶ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے استحکام پاکستان کے موضوع پر لاہور، راولپنڈی، کراچی، سرگودھا وغیرہ شہروں میں بھی خطاب فرمایا اور ایسے بنیادی اہمیت کے امور کی طرف توجہ دلائی جن پر عمل پیرا ہونے سے پاکستان یقیناً ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہو جاتا۔

انور ندیم علوی

# گوہرِ نایاب

یہ تحریر ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے خاص نمبر کیلئے لکھی گئی تھی مگر بروقت شامل اشاعت نہ ہو سکی۔

(ستمبر ۶۵ء کے حوالے سے ایک تحریر)

کبھی کبھی یوں چلتے چلتے بڑی مصروف شاہراہ آگے سے بالکل بند نظر آتی ہے آدمی حیران ہوتا ہے کہ اتنی مصروف شاہراہ آگے سے بند کیسے ہو گئی ہے اور پھر کوئی متبادل راستہ بھی نظر نہیں آتا۔ پھر اچانک یکایک۔ تھوڑی سی اوپر نگاہ اٹھتی ہے۔ آپ ایک پل میں۔ ایک لمحہ میں فیصلہ کرتے ہیں۔ پھر پوری قوت سے پوری طاقت سے، سچے جذبے، سچی لگن کے ساتھ ایک دم اس شاہراہ کی طرف اپنی تمام صلاحیتیں اچھال دیتے ہیں۔ منزل کی طرف بلا خوف و خطر رواں دواں ہو جاتے ہیں۔ مگر ایسا کس جذبے کے تحت کرتے ہیں؟ اس وجدان کا کیا نام ہے؟ ان لمحوں کو الفاظ کا روپ کس طرح دیں گے؟ ان گھڑیوں کو وقت کی کس اکائی سے شمار کریں گے؟

ان سوالات کے جواب ڈھونڈنے کے لئے آپ کو میرے ساتھ قریباً ۲۹ سال پیچھے چلنا ہو گا۔ میری کوشش ہو گی کہ اپنی بات۔ اپنا پیغام درست طریقے سے آپ کے دل تک پہنچا سکوں۔

زندگی کا آب حیات موت کے پیالہ سے قطرہ قطرہ کشید ہو کر ملتا ہے۔ جو اس زہراب کو سقراطی وجدان سے پی گیا ہمیشہ کے لئے امر ہو گیا۔ زندگی کا یہ فلسفہ اور زندہ رہنے کا ہنر ہمیں کشاں کشاں ستمبر ۱۹۶۵ء کی طرف لے جاتا ہے اور ہمیں ان لمحوں ان گھڑیوں کی یاد دلاتا ہے جب خون میں دلہنوں کی حنا کی خوشبو تھی۔ دلوں میں کلمۂ توحید کی حرارت اور آنکھوں میں کروڑوں انسانوں کی دعاؤں کی چمک تھی۔ کراچی تھا یا پشاور لاہور تھا یا ڈھاکہ یا کوئٹہ تھا کہ چاٹگام۔ وہ کونسی قوت تھی جس نے کروڑوں انسانوں کو ایک لڑی میں پرو کر متحد کر رکھا تھا۔ نہ کوئی پنجابی تھا نہ بنگالی نہ پٹھان نہ سندھی۔ نہ مہاجر نہ بلوچی۔ صرف اور صرف پاکستان تھا اور پاکستانی تھے۔ ایک لمحہ میں ایک پل میں یہ جذبہ کہاں سے آ گیا؟ یہ گوہر نایاب کس طرح ہاتھ لگا؟

خطرے کے سائرن کے باوجود زندہ دلان لاہور نے چھتوں پر چڑھ کر دشمن کے جہازوں کو جلتے، گرتے اور قلا بازیاں کھا کر خاک ہوتے ہوئے اس طرح دیکھا جیسے پتنگیں لوٹی جا رہی ہوں۔ ہاتھی نما ٹینکوں کو تباہ کرنے والے

باقی صفحہ ۷ پر

# تعزیتی قراردادیں

## قراردادِ تعزیت بروفات حضرت حکیم مولوی شیخ خورشید احمد صاحب فاضل صدر عمومی (جنرل پریذیڈنٹ) ربوہ

لوکل انجمن احمدیہ کا یہ ہنگامی اجلاس اپنے نہایت ہی قابل احترام صدر عمومی محترم حکیم شیخ خورشید احمد صاحب کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے ۱۹۷۴ء سے تادم آخر بطور صدر عمومی کمال جرأت' حکمت اور ثابت قدمی کے ساتھ نامساعد حالات کا مقابلہ کیا۔ انتظامیہ کے ساتھ نہایت دانشمندی کے ساتھ معاملات طے کئے۔ مرکز احمدیت ربوہ میں آپ نے متعدد تعمیری یادگاریں چھوڑی ہیں۔ کئی ماہ آپ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ صدارت عمومی کے ساتھ ساتھ آپ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ادارہ جات مجلس کارپرداز اور مجلس افتاء کے ممبر بھی تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آپ کو قائم مقام امیر مقامی بھی مقرر فرمایا تھا۔

آپ نے بطور واقف زندگی ایک لمبا عرصہ تک جامعۃ المبشرین میں استاد حدیث کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دیں۔ آپ علم حدیث کے بلند پایہ عالم تھے۔ کچھ عرصہ سے کثرتِ کار کے باعث آپ جسمانی کمزوری محسوس کر رہے تھے۔ چنانچہ ہفتہ عشرہ کے لئے آرام کرنے اور معتدل مقامات کی سیر کے لئے پہلے اسلام آباد تشریف لے گئے لیکن وہاں پہنچتے ہی دل کی تکلیف ہوگئی اور ملٹری ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ دس روز بڑے حوصلہ سے اس بیماری کا مقابلہ کیا۔ تقدیر الٰہی غالب آئی اور ۱۵-۱۶ اگست ۱۹۹۴ء کی درمیانی رات ۲ بجے کے قریب اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ حضرت صاحب کی خاص اجازت سے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص برائے علماء کرام میں عمل میں آئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین۔

حضرت مولوی صاحب کی وفات پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا:۔

"دو بہت ہی مخلص اور فدائی کارکنوں کی وفات کی خبر ملی ہے ان میں سے ایک مولوی حکیم خورشید احمد صاحب ہیں ان کو دل کا عارضہ تھا ہسپتال میں داخل کیا گیا لیکن جانبر نہ ہو سکے۔"

حضرت صاحب نے فرمایا۔ مولوی صاحب نے جماعت کی بہت خدمت کی ہے وہ بہت گہرے عالم تھے۔ حدیث کا ٹھوس علم حاصل تھا۔ جامعہ میں میرے استاد رہے۔ بہت گہرا علم اور وسیع نظر تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کو دیو بند وغیرہ بھیج کر حدیث کا علم دلوایا۔

حضرت صاحب نے فرمایا۔ دوسری ان کی خوبی یہ تھی کہ بڑی انتظامی صلاحیت کے مالک تھے۔ جب بڑے مشکل اوقات میں جماعت کے خلاف شدید دشمنی کا اظہار کیا گیا۔ ایسے مشکل مواقع پر ربوہ کے عوام کی سرپرستی کرنے میں حضرت مولوی صاحب کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا دی تھی بہت سے ایسے مریض جو حکومت کے ملازم ہوتے تھے' یا علاقے کے بڑے زمیندار جن سے عموماً شر پہنچتا تھا وہ مولوی صاحب کی مخالفت نہیں کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی حکمت اور طبابت کے نسخے بہت مفید ہوتے تھے۔ چنیوٹ سے بھی سلسلے کے مخالف یا تو بھیس بدل کر دوا لینے آتے یا کسی کو بھجوا دیتے اور درخواست کرتے کہ ہمارا نام نہ لیا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ مقدمات میں پڑ کر اور سنگین صورت حال میں حضرت مولوی صاحب کی صلاحیتیں نکھر کر سامنے آجاتی تھیں۔ ان کے وصال کی خبر ملی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت مولوی صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور لوکل انجمن احمدیہ کو ان کا بہترین نعم البدل عطاء فرمائے۔ آمین

## مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ربوہ

ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ ربوہ صدر عمومی مکرم مولوی حکیم خورشید صاحب کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ آپ نے جماعت کی ایک لمبا عرصہ بے لوث خدمات انجام دی ہیں۔ آپ سلسلہ کے فدائی اور عالم دین تھے۔ دین کے علم کے ساتھ ساتھ علم طب میں بھی ملکہ رکھتے تھے۔ آپ نے بحیثیت صدر عمومی ربوہ جماعت کی قابل قدر خدمات انجام دی ہیں اور ابتلاؤں کے پر آشوب دور میں مشکل مراحل پر بھی نہایت خوبی' فراست اور جرأت سے کام کیا۔

## دارالنصر وسطی ربوہ

آج ہم مجلس عاملہ دارالنصر وسطی اس لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ تا اس عظیم ہستی کی وفات پر افسوس کا اظہار کر سکیں جو عرصہ بیس سال تک صدر عمومی جیسے اہم عہدہ پر فائز رہے۔ ایسا عرصہ جو جماعت احمدیہ کے لئے ایک پر آشوب' ابتلاؤں اور امتحانوں کا وقت تھا۔ ایسے وقت میں اس عہدہ سے عہدہ برآ ہونا بہت مشکل کام تھا۔ مولانا حکیم خورشید احمد صاحب نے جس خوش اسلوبی' محنت' لگن اور محبت کے ساتھ کام کیا وہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

آپ علم حدیث کے جید عالم تھے دینی علم کے حصول اور درس و تدریس کے علاوہ آپ علم طب میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ اور آپ کا قائم کردہ دواخانہ اپنوں اور غیروں یہاں تک کہ مخالفین کے لئے بھی تریاق شفا تھا۔

ہم اہالیان محلہ دارالنصر وسطی و ممبران مجلس عاملہ تہہ دل سے آپ کی وفات پر رنج کا اظہار کرتے ہیں اگرچہ مولوی صاحب ہم میں نہیں لیکن وہ اپنے کاموں کی وجہ سے ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور انہیں اپنے قرب میں جگہ دیکر جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

## قراردادِ تعزیت بروفات بریگیڈیر سید ضیاء الحسن صاحب

مجلس عاملہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے جملہ اراکین اپنے دیرینہ بزرگ ساتھی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص اور فدائی خادم محترم بریگیڈیر سید ضیاء الحسن صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ کی اچانک وفات پر دلی دکھ اور صدمہ کا اظہار کرتے ہیں۔ محترم سید ضیاء الحسن صاحب نے اپنی ساری زندگی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک فعال خادم کے طور پر گزاری اور جماعت اور مجلس انصار اللہ کے مختلف عہدوں پر ذمہ دارانہ طور پر خدمات بجا لانے کی توفیق پائی۔ وفات کے وقت سیکرٹری دعوت الی اللہ کی اہم ذمہ داری آپ کے سپرد تھی۔ اور آپ اپنے فرائض کی ادائیگی میں دن رات مشغول تھے۔ موصوف بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ نوجوانوں اور بچوں کی تربیت کرنے کا ان کا اپنا رنگ تھا۔ بہت شفیق اور محبت سے پیش آنے والے بزرگ تھے۔ بے حد مہمان نواز تھے۔ جماعت راولپنڈی کے ہاں باقاعدہ مہمان خانہ کی سہولت نہیں تھی۔ اس کمی کو نہایت خندہ پیشانی اور بشاشت کے ساتھ اکثر اوقات پورا فرماتے۔ مہمان کی خدمت سے خود بھی خوش ہوتے اور مہمان بھی ان کے جذبہ مہمان نوازی اور خدمت سے حد درجہ متاثر ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

## قراردادِ تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ
قیادت پشاور روڈ

مجلس خدام الاحمدیہ قیادت پشاور روڈ راولپنڈی کے اجلاس عاملہ منعقدہ ۶- اگست ۱۹۹۴ء میں درج ذیل قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔

"ہم عہدیداران' ممبران خدام الاحمدیہ پشاور روڈ اپنے نہایت عزیز بزرگ محترم بریگیڈیر ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمارے دل غم سے بھرے ہیں اور آنکھیں اشکبار ہیں لیکن ہم راضی برضا ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہمارا خدا جو بہت پیار کرنے والا ہے۔ اسی ذات اقدس سے استدعا ہے کہ وہ ہمارے اس بزرگ کو جس کی مفارقت بڑی صبر آزما ہے۔ اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔ اور رضا کی ابدی جنتوں میں مقام عطا فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔ آمین

آپ سلسلہ کے فدائی' امامت سے دلی وابستگی' محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ آپ مجاہد اور خدمت دین و خلق کے جذبہ سے سرشار تھے۔ آپ پرجوش داعی الی اللہ تھے اور یہی جذبہ احمدی نوجوانوں میں پیدا کرنے کے خواہش مند تھے۔ آپ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔

## قراردادِ تعزیت بروفات مکرم و محترم ملک محمد شریف صاحب

سیکرٹری اصلاح و ارشاد راولپنڈی

مکرم و محترم ملک محمد شریف صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ایک اہم فرد تھے عرصہ

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# امریکہ اور کیوبا میں معاہدہ

امریکہ اور کیوبا کے درمیان سات دن کی بات چیت کے بعد ایک معاہدہ طے پا گیا ہے جس کے تحت امریکہ آئندہ سال کیوبا کے ۲۵ سے ۳۰ ہزار کے درمیان افراد کو اپنے ملک میں قانونی طور پر قبول کرلے گا۔

امریکہ کی انفارمیشن سروس کے نمائندے مائیکل سکول نے کہا ہے کہ یہ ایک اہم معاہدہ ہے جس سے کیوبا سے آنے والے تارکین وطن کا سلسلہ ختم کرنے میں مدد ملے گی جو نہایت خطرناک معمولی سی کشتیوں پر سمندر عبور کرکے امریکہ کے ساحل پر پہنچتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور کیوبا ان باشندوں کے اس خطرناک طریق پر ترک وطن کے بارے میں اپنی اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہیں۔

صدر کلنٹن نے مذاکرات کے نتیجے میں اس معاہدے پر اپنی مسرت کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اس سے خطرناک ذرائع سے ترک وطن کا سلسلہ ختم ہو گا اور اس سے قانونی اور محفوظ ترک وطن کا سلسلہ شروع ہو گا۔ اور اس عمل کو زیادہ منظم کیا جا سکے گا۔ اس معاہدے کے تحت ہر سال کم از کم ۲۰ ہزار پناہ گزینوں کو امریکہ آنے کی اجازت ہو گی۔ امریکی شہریوں کے قریبی رشتہ دار اس تعداد کے علاوہ ہونگے۔ اس کے تحت امریکہ آنے کے خواہش مندوں کو قانونی دستاویز جاری کی جائیں گی۔ کیوبا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ غیر قانونی اور خطرناک طریقے سے ترک وطن کے سلسلے کو روکنے کے لئے ہر ممکن اقدام کرے گا۔ امریکہ کو امید ہے کہ تختوں کو جوڑ کر بنائی جانے والی کشتیوں پر آنے والوں کی تعداد میں اس معاہدے کے نتیجے میں نمایاں کمی آجائے گی۔

اس وقت امریکہ کے بحری اڈے گوانٹاناموبے میں جو افراد آئے ہوئے ہیں ان کو واپس جانے کو کہا جائے گا اور کیوبا جا کر وہ دوبارہ امریکہ آنے کے لئے قانونی ذرائع اختیار کرکے واپس امریکہ آسکیں گے۔ امریکہ نے امید ظاہر کی ہے کہ واپس جانے والوں سے برا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ یہ جب واپس امریکہ آنا چاہیں گے تو ان سے عام کیوبا کے باشندے کا سا سلوک ہو گا۔ یعنی ان کا کیوبا جانا ان کی امریکہ واپسی میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔

☆○☆

## الارقم کے اراکین کی گرفتاریاں

ملائیشیا میں خلاف قانون قرار دیئے جانے والے اسلامی انتہا پسندوں کے فرقے کے ۱۲۱ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے ان میں ۸۹ بچے بھی شامل ہیں۔ پولیس نے ایک کیمون پر صبح کے وقت چھاپہ مارا۔ ملائیشیا میں اس فرقہ کو کالعدم قرار دیئے جانے کے بعد یہ ایک بڑی تعداد ہے جس کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس فرقے کے تحت ملائیشیا میں ۴۴ کیمون کام کر رہے ہیں۔ اس فرقے کو اسلام کے اصولوں سے انحراف کے الزام میں ۲۷ اگست کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا تھا۔

ملائشیا کے مذہبی امور کے افسر نے بتایا کہ ۲۲ عورتوں اور ۱۰ مردوں سے مذہبی امور کے ڈیپارٹمنٹ میں پوچھ گچھ کی گئی۔ اس میں ان سے یہ بھی پوچھا گیا کہ وہ شادی شدہ ہیں یا نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جلد ہی کم از کم چھ اور کیمونز پر اسی قسم کے چھاپے مارے جائیں گے۔ اس جگہ جن بچوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان کو تو جلد رہا کر دیا جائے گا لیکن بڑوں پر مذہبی امور کی عدالتوں میں مقدمہ چلایا جائے گا اور شادی کی مناسب دستاویزات پاس نہ ہونے کے جرم میں ان کو سزا بھی دی جا سکتی ہے۔

ملائشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے الزام لگایا تھا کہ الارقم فرقہ کے لوگ اپنی عورتوں کو جنسی غلاموں کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ وہ ان عورتوں کو بدل بدل کر بیویاں بناتے رہتے ہیں۔ اس فرقہ کے لوگوں نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔

اس فرقہ کے سربراہ عشاری محمد اور اس کی بیوی کو بھی گرفتار کیا جا چکا ہے۔ ان کے چار ساتھی بھی اس موقع پر پکڑ لئے گئے۔ اس فرقہ کے ایک اور بڑے لیڈر کو گذشتہ دنوں پکڑا گیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ملائشیا میں اس فرقہ کے پیروکاروں کی تعداد ایک لاکھ ہے۔

☆○☆

## فلسطینیوں کے لئے امداد کے مذاکرات

فلسطینیوں کے خود مختاری والے علاقے میں ترقی کے لئے غیر ملکی امداد کے مذاکرات فلسطینیوں اور اسرائیل کے درمیان اس تنازعے پر معطل ہو گئے کہ آیا اس امداد کا کچھ حصہ مشرقی بیت المقدس پر بھی خرچ کیا جائے یا نہیں۔

اس تنازعے پر ورلڈ بینک نے خفگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ امداد کا موضوع دونوں پارٹیوں کے اختلافات سے زیادہ اہم ہے۔ عالمی بینک نے کہا ہے کہ وہ مذاکرات دوبارہ شروع کرائے گا۔ اگرچہ اس کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی کہ کب ۲۶ ممالک کے نمائندگان سے فلسطینیوں اور اسرائیل کے دوبارہ مذاکرات ہوں۔

اسرائیل نے جس کا یہ موقف ہے کہ غیر منقسم شدہ بیت المقدس اس کا ازلی ابدی دار الحکومت ہے۔ فلسطینیوں کے ان منصوبوں پر اعتراض کیا ہے جس کے مطابق وہ مشرقی بیت المقدس میں بعض منصوبے شروع کرنا چاہتے ہیں۔

ورلڈ بینک نے جو گذشتہ سال سے امداد کے ان منصوبوں پر رقم لگانے کے لئے بات چیت کروا رہا ہے اس صورت حال پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

بینک کے نائب صدر نے غیر معمولی طور پر ایک بیان جاری کیا ہے جس میں اس معاملے پر سخت تنقید کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی ان کے ساتھی تمام ممالک کے نمائندے اس بارے میں ان کے ہم آواز ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم تمام اقتصادی معاملات پر آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو ہم ایسے اجلاسوں کی اجازت نہیں دے سکتے جس میں متعلقہ فریق اپنے سیاسی اختلافات کو مذاکرات کی میز پر لے آئیں۔

فلسطینی نمائندے نبیل شاث نے کہا ہے کہ ۱۶۰ ملین ڈالرز میں سے محض چند ملین ڈالر بیت المقدس پر خرچ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ اس میں سکولوں اور صحت کے مراکز پر رقم خرچ کی جانی تھی۔ انہوں نے کہا کہ بیت المقدس کے بارے میں اسرائیلی موقف نے امداد دینے والے ممالک کے ساتھ دونوں فریقوں کی ملاقات کو ناممکن بنا دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں خبردار کرنے والا نہیں بننا چاہتا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر امداد نہ پہنچی تو اس کے اثرات امن معاہدے کے لئے تباہ کن ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ ہم فلسطین میں روانڈا، صومالیہ یا بوسنیا جیسی صورت حال پیدا ہونے کا انتظار نہیں کر سکتے۔

اسرائیلی نمائندے وزیر ماحولیات مسٹر یوسی ساریدنے کہا کہ امن معاہدے کے تحت ۱۹۹۶ء تک فلسطینی بیت المقدس کا مسئلہ نہ اٹھانے کے پابند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے خود مختاری کے سمجھوتے کی مخالفت کرتے ہوئے یہ مسئلہ ایجنڈے پر لایا ہے وہ سب سے پہلے اور سب سے اہم طور پر فلسطینی اتھارٹیز کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر بیت المقدس کا مسئلہ ایجنڈے پر لایا گیا تو پھر کوئی بات چیت نہ ہو گی۔ کوئی معاہدہ نہ ہو گا اور کوئی عطیہ بھی نہیں ملے گا۔ اور یہ امداد کے حاصل ہونے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

امداد دینے والے ممالک نے آئندہ پانچ سال کے عرصے میں فلسطینی خود مختاری کو مضبوط بنانے کے لئے ۲.۵ ارب ڈالر کی امداد کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن یہ رقم بہت آہستہ آہستہ آ رہی ہے۔ کیونکہ امداد دینے والے ممالک بعض گارنٹیاں چاہتے ہیں۔ وہ اقتصادی صورت حال کو بھی جانچ رہے ہیں اور وہ لمبے عرصے کی یقین دہانیاں بھی چاہتے ہیں۔

☆○☆

## عراق میں ایک نئی عظیم مسجد کی تعمیر

عراق کے صدر صدام حسین دریائے دجلہ کی ایک جھیل میں تیرنے والی ایک عظیم مسجد بنا رہے ہیں جو دنیا کی سب سے بڑی مسجد ہو گی۔ آٹھ عظیم میناروں پر استادہ اس سفید مسجد کا ڈیزائن صدر صدام نے خود بنایا ہے اور اس کی تعمیر میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے دو ماہ قبل ہر قسم کی پرائیویٹ تعمیر پر پابندی عائد کر دی گئی ہے یہ ایک سات سالہ منصوبہ ہو گا۔

آج کل عراق کے نمائندے دنیا بھر کے دورے کر رہے ہیں اور مختلف جگہوں پر کاروباری اداروں کو ترغیبات دے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ عراق نے مشرق وسطیٰ کے امن کے عمل میں شرکت کے لئے اسرائیل کو بھی پیش کش کر دی ہے۔ ہر قسم کے اسلحہ اور فوجی تیاریوں کو ختم کر دینے کے بعد بھی صدر صدام کے ہاتھ میں مذہب کا کارڈ باقی ہے۔ اور دنیا کا دوسرا بڑا تیل کا ذخیرہ بھی ان کے پاس ہے۔ عراقی دار الحکومت میں ہر جگہ صدر صدام حسین کی بڑی بڑی تصاویر لگی ہیں جن میں انہوں نے فوجی وردی پہنی ہوئی ہے وہ ایک جانماز پر بیٹھے ہیں اور ان کے ہاتھ اللہ کے حضور دعا کے لئے اٹھے ہوئے ہیں۔ حکومتی ٹیلی ویژن دن میں پانچ نمازوں کا وقفہ کرتا ہے۔ اور اس کے علاوہ مذہبی شیوخ کے لمبے لمبے دینی وعظ ٹیلی کاسٹ کئے جاتے ہیں۔ حال ہی میں شراب کی سرعام فروخت پا پابندی

باقی صفحہ ۷ پر

### بقیہ صفحہ 3

کے خادمات اور خدام پر اس قدر آپ کا رعب تھا کہ کیا مجال کام وغیرہ اور انتظامات میں کوئی فرق تو آ جائے۔ رعب بھی قابل رشک قسم کا تھا۔ جس میں ایک پیار' ایک اخلاص اور ایک خاص قسم کا احترام ہوتا جو مل جل کر ایک عجیب لطیف جذبہ بن جاتا۔

آپ کی آخری بیماری کی وجہ (جیسا کہ بتایا گیا ہے) یہ بتائی جاتی ہے کہ ایک خادمہ کے بچہ پیدا ہوا اس کی ڈیلیوری کا عام کام اپنے ہاتھوں سے سرانجام دیا اس تگ و دو میں آپ پوری رات جاگیں اور کام کرتی رہیں۔ صرف اس خیال کے ماتحت کہ کوئی دوسرا اسے محض کار بیکار سمجھ کر بے توجہی نہ برت دے۔ حالانکہ ان کے اشارے کی دیر تھی کئی خدمت کو ان کی خاطر حاضر ہو جاتے۔ مگر بہت کچھ اپنے ہاتھ سے کیا اور اسی رات وہ بیمار ہوئیں اور آخر کار یہی بیماری ان کی جان لیوا ثابت ہوئی۔

میں ان تمام باتوں کو جزئیات کے ساتھ لکھنا چاہتی تھی مگر اس طرح پر یہ تاثرات اس قدر طول و طویل ہو جاتے جن کے لئے وقت کی ضرورت ہے اور یہاں تھوڑا سا وقت بھی عنقا ہے۔

یوں تو احباب جماعت کو سلسلہ سے انتہائی محبت و عشق ہے چھوٹے سے لے کر بڑے تک سلسلہ کی محبت سے سرشار ہے مگر پھوپھی جان کا رنگ انتہائی عاشقانہ تھا۔ یہ عشق و محبت یہ خلوص اپنے اندر ان جذبات کے علاوہ خطرناک حد تک غیرت بھی رکھتا تھا کیا مجال جو کسی کے منہ سے سلسلہ کے خلاف کوئی معمولی بات بھی سن کر برداشت کر سکتیں خواہ سرسری مذاق میں ہی کیوں نہ ہوتی کسی نے ایک دفعہ پھوپھی جان کے سامنے سرسری طور پر کہہ دیا کہ فلاں سلسلے کا کارندہ صحیح طور پر اپنے فرض کی بجا آوری نہیں کر رہا۔ آپ نے اسی وقت اسے چیک کیا کہ چونکہ تمہاری مرضی کے مطابق اس نے کام نہ کیا اس لئے تم یہ کلمات اس کے لئے کہہ رہی ہو۔

وہ سلسلہ کے خادم ہیں جو انہوں نے بہتر سمجھا ہو گا انہوں نے وہ کیا ہو گا۔ خبردار اس قسم کے طنزیہ جملے آئندہ میں نے سلسلہ کے کسی کارکن کے متعلق سنے۔ دراصل یہی لوگ ہیں جو خداتعالیٰ کی خاطر قربانیاں کر کے خدمت کر رہے ہیں اور تم لوگ ہو کہ بغیر سوچے سمجھے منہ سے اس قسم کے جملے کہنے لگ جاتی ہو۔

### بقیہ صفحہ 4

وہ جوان اس سرزمین کی مٹی سے اٹھے تھے۔ پھر دیکھنے والوں نے یہ منظر بھی دیکھا کہ وہ شیر جوان اسی خاک کے تقدس کی خاطر اپنی جاں سے گذر کر امر ہو گئے۔ سدا کے لئے۔ ہمیشہ کے لئے۔ میدان کارزار میں صرف جوان ہی نہیں لڑا کرتے بلکہ کھیت کا ہر خوشہ۔ کارخانے کا ہر نٹ بلٹ۔ معصوم بچے۔ اور سفید ریش بوڑھے بھی حصہ لیتے ہیں۔ غرض ہر چھوٹا ہر بڑا۔ امیر ہر غریب ہر حاضر ہر غائب اس میں شریک ہوتے ہیں۔ افسر ہو یا ماتحت۔ فنکار ہو یا قلم کار۔ وزیر ہو یا سفیر۔ سب کی سوچ ایک سب کی منزل ایک سب کا دل ایک۔ سب کی دھڑکن ایک۔ تقریریں بہت سنی ہوں گی۔ پہلے بھی آپ نے ملی نغمے ملاحظہ کئے ہوں گے مگر تقریر کا وہ ایک فقرہ کس طرح ہر دل کی دھڑکن بن گیا۔ جب ترانہ "اے مرد مجاہد جاگ ذرا---" بجایا جاتا تو دل بے اختیار اچھلنے لگتا تھا کہ فوراً محاذ کی طرف اڑ کر آدمی پہنچ جائے۔ یا پھر صوفی تبسم کا کلام "اے پتر ہٹاں تے نہیں وکدے-----" کاش کبھی اس ترانے کے دوران آپ ان ماؤں کی پیشانیوں پر چمکتا ہوا نور دیکھتے' جن کے خوبصورت چاند اس منزل کے راہی تھے۔ ہیں۔ اور رہیں گے۔ سر خود بخود عقیدت میں ان کے لئے کیوں نہ جھک جائیں۔ کون ہے وہ جوان گھبرو وہ جوانوں کی خوش قسمت بہنوں کے جذبات سے واقف نہیں جنہوں نے بچپن میں انہیں گود کھلایا اور پھر ہنسی خوشی مادر وطن کے سپرد کر دیا۔ سلام ہے ان بزرگوں پر جن کے یہ عظیم سپوت اس پاک مٹی پر نثار ہوئے اور پھر ان کی ضعیفی کے سبب خمیدہ کمریں اس سعادت کی حرارت سے سیدھی ہو گئیں۔ اس پاک مٹی کے یہ چھوٹے چھوٹے ذرے جب مادر وطن پر نثار ہوئے تو ستاروں کی طرح چمک اٹھے۔

کہتے ہیں صبح کا بھولا شام کو گھر لوٹ آئے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔ اے میرے ہم وطن! تو نے اگرچہ بہت دیر کر دی۔ بہت کچھ کھو دیا ہے۔ کیسے کیسے گوہر نایاب تو نے گنوا دیئے! کیا تو ہارے ہوئے جواری کی طرح مزید ہارتا ہی چلا جائیگا؟ نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ اٹھ بیدار ہو۔

جو بچے ہیں سنگ سمیٹ لو........

اب بھی بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ بہت کچھ ہے اور بہت کچھ بنایا جا سکتا ہے۔ ضرورت صرف عمل کی ہے اسی جنگ ستمبر والے جذبے کی ہے اور محنت کی ہے۔ اک نظر سنجیدگی کے ساتھ دیکھ تو سہی کہ تیرے پاس کیا کچھ نہیں ہے۔ قدرت تجھ پر' تیری تمام تر کوتاہیوں' کمزوریوں اور غلطیوں کے باوجود تجھ پر بہت مہربان ہے۔ کبھی آزما کر تو دیکھ۔ فکر و نظر کو ذاتیات سے بلند کر کے کندھے سے کندھا ملا کر چند قدم قومی تشخص کے ساتھ چل تو سہی۔ اجتماعی سوچ کو اپنا کر تو دیکھ۔ محبت اور یگانگت کی فضا میں۔ نفرت اور نفاق کی ہر دیوار کو گرا کر اپنا قومی کردار تو ادا کر کے دیکھ۔

جب لگن سچی ہو۔ جذبے پاکیزہ ہوں سوچ اجتماعی ہو۔ سمت ایک ہو۔ منزل ایک ہو تو پھر معجزے رونما ہونے لگتے ہیں۔ مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ امن اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یہ محبت۔ یہ بھائی چارہ یہ اجتماعیت بڑا قیمتی اثاثہ ہیں۔ انہیں سنبھال کر رکھنا ہے۔ یہ گوہر کمیاب ہی نہیں قریباً نایاب ہوتا جا رہا ہے۔ اس کو پالینے کے بعد سنبھال کر رکھنا چاہئے۔ قومی زندگی ہو یا انفرادی یہ گوہر نایاب آپ کو بلندیوں تک پہنچانے کے لئے مہمیز کا کام دیگا۔ اس لئے اس گوہر کو۔ اس وحدت کو اس اکیلے کو دل کے نہاں خانوں میں۔ پلکوں کی چلمنوں کے پیچھے۔ سانسوں میں بسنے والی خوشبو کی طرح اور سینے میں دھڑکنے والے دل کی مانند سنبھال رکھنا۔ سنبھال رکھنا۔ تمہیں قسم ہے سنبھال رکھنا۔

یہ مت دیکھ کہ اس خاک نے تجھے کیا دیا؟ یہ کیا کم ہے کہ تیرا خمیر اس مٹی سے اٹھا۔ اس طرح سوچ کہ تو نے اس مٹی کو کیا دیا؟ جب بھی جہاں بھی۔ قربانی دینے والوں کی قطار انعام لینے والوں کی قطار سے چھوٹی ہو جائے تو یہ خطرے کی گھنٹی ہے۔ اس وقت کو سنبھال۔ اس لمحہ کو سنوار۔ پوری قوت سے پوری محنت سے۔ قومی اور اجتماعی سوچ لیکر اٹھ کھڑا ہو۔ غلط اور ٹیڑھی راہ کو چھوڑ کر صاف اور سیدھی راہ پر چلتا چلا چل۔ جو کچھ تو کر سکتا ہے۔ نیک نیتی کے ساتھ قوم اور ملک کے لئے کرتا چلا جا۔ مشکلات کم ہوتی جائیں گی اور منزل قریب نظر آئے گی۔ ہمیشہ اپنی نظر کو ذاتی طمع اور لالچ سے بلند رکھ۔ یہی گوہر نایاب ہے جس کو پالینے کے بعد کسی دولت کی حرص باقی نہیں رہتی کاش! میرے یہ چند ٹوٹے پھوٹے لفظ تیرے دل کے دروازے پر دستک دینے میں کامیاب ہو جائیں۔

### بقیہ صفحہ 1

لگادی گئی ہے۔ اور حکومت نے سخت اسلامی سزاؤں کا نفاذ شروع کر دیا ہے جس میں ہاتھ کاٹنے کی سزائیں بھی شامل ہیں۔ اور جو اس کے بعد دوبارہ چوری کرے اس کو موت کی سزا دی جاتی ہے۔

آج کل عراق میں فرانس' کینیڈا' برطانیہ' سوئٹزرلینڈ' اٹلی' جرمنی' برازیل' آسٹریا' ترکی اور ایشیا کے کئی ممالک کے وفود آ رہے ہیں۔ ہر ماہ قریباً دو وفود دورہ کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ امریکی کمپنیاں بھی دلچسپی لے رہی ہیں حالانکہ امریکی قوانین کے تحت امریکیوں کو عراق سے ہر قسم کی تجارت کی ممانعت ہے۔ عراق کی طرف سے ایسے تمام ممالک کو اربوں ڈالر کے منصوبوں کی پیشکش کی جا رہی ہے کہ وہ اس پر سے اقتصادی پابندیاں ہٹانے کی تائید کریں۔

## اطلاعات و اعلانات

### درخواست دعا

○ مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب محلہ دارالرحمت وسطی کو دل کی تکلیف ہو گئی ہے اور ڈاکٹر نوری صاحب کے زیر علاج ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

### گمشدگی پاسپورٹ

○ مکرم مسعود احمد پاشا صاحب کا پاسپورٹ نمبر H830653 مورخہ 94-9-3 کو لاہور بھاٹی چوک سے اردو بازار آتے ہوئے کہیں گم ہو گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے درج ذیل پتہ پر پہنچا دے یا اطلاع دے۔

مسعود احمد پاشا
کوارٹر نمبر 57 تحریک جدید ربوہ

### تلاش گمشدہ طلائی چین

○ ایک عدد طلائی چین مورخہ 3۔ ستمبر کو یونائیٹڈ بینک اور ریلوے کراسنگ کے درمیان گر گئی ہے۔ جس کسی کو ملے مندرجہ ذیل ایڈریس پر اطلاع دیں۔ اور شکریہ کا موقع دیں۔

ملک محمود احمد 8/1 دارالعلوم غربی ربوہ۔
فون نمبر 890

### بقیہ صفحہ 5

دراز تک راولپنڈی کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد رہے۔

آپ کو نوجوانوں کی تربیت کا ہمیشہ سے شوق تھا اور اس کے لئے گاہے بگاہے پروگرام بھی بناتے رہتے۔

ملک صاحب کی ایک بہت بڑی خوبی دعوت الی اللہ کا جنون تھا۔ دن رات دعوت الی اللہ کے لئے سرگرم رہتے اور اس ضمن میں کسی قسم کا خوف کبھی دامن گیر نہ ہوا۔ آپ ایک دعاگو انسان بھی تھے۔ عبادت کا ذوق اور شغف ان کی زندگی کا خاصہ تھا۔ ہم ہیں مربیان ضلع راولپنڈی۔


**ہومیوپیتھک ٹانک ڈراپس**

زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب' دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے

قیمت -/40 روپے

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی) گولبازار ربوہ
فون: 211283-04524 - 771-04524
فیکس: 212299-04524

# خبریں

**ربوہ** : 13- ستمبر-1994ء
دھوپ نکل رہی ہے۔ رات ٹھنڈی ہے
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ اپوزیشن کے تحت "کاروان نجات" کے نام سے جو ٹرین مارچ خیبر میل کے ذریعے کراچی سے شروع ہوا تھا لاہور پہنچا تو اس کا ریلوے اسٹیشن پر والہانہ استقبال کیا گیا۔ اسٹیشن پر کاروان نجات کے شرکاء ٹرین سے اتر گئے اور جلوس کی شکل میں داتا دربار پہنچے۔ جگہ جگہ اپوزیشن لیڈر مسٹر نواز شریف کا استقبال کیا گیا۔ ایٹم بم بنائیں گے۔ نواز شریف کو لائیں گے۔ کے نعرے لگائے گئے۔ سابق وزیراعظم نے کہا کہ کھیل ختم ہو گیا ہے۔ اب تمہیں جانا ہی ہو گا۔ قوم حکمرانوں کی چھٹی کرا کے دم لے گی۔ قوم نے کھلا اعلان جنگ کر دیا ہے۔ بے نظیر خود مستعفی ہو جائیں ورنہ عوام انہیں زبردستی نکال پھینکیں گے۔

○ اپوزیشن نے کہا ہے کہ کاروان نجات کے خوف سے حکمران بیرون ملک فرار ہو گئے ہیں۔ عوام کی اکثریت مسلم لیگ کے ساتھ ہے۔

○ مختلف شہروں سے آنے والے جلوسوں سے جو کاروان نجات میں شامل ہونا چاہتے تھے' پولیس کا ٹکراؤ ہو گیا۔ گھوٹکی اسٹیشن پر فائرنگ بھی ہوئی۔ بر جیس طاہر ایم این اے اور بعض دوسرے لوگ زخمی ہو گئے۔ لاہور میں شیخوپورہ سے آنے والے جلوس پر لاٹھی چارج کیا گیا۔

○ وائس آف امریکہ نے ٹرین مارچ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اپوزیشن لیڈر ٹرین پر اور وزیراعظم طیارے میں سوار ہیں۔ نواز شریف وہ تمام ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں جو بے نظیر اس سے پہلے کامیابی کے ساتھ استعمال کر چکی ہیں۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ بہت سے مبصرین اس مارچ کو ایک مایوس رہنما کی مہم قرار دے رہے ہیں۔ اور اسے عوام سے رابطہ کی چال قرار دے رہے ہیں۔

○ نواز شریف کی ٹرین گزرنے سے پہلے بعض نامعلوم تخریب کاروں نے ریلوے پلیٹیں اکھاڑ دیں۔ حکام نے بروقت اطلاع ملنے پر تخریب کاری کا یہ خوفناک منصوبہ ناکام بنا دیا۔ نواز شریف کی ٹرین گزرنے سے قبل تین اور گاڑیوں نے بھی اس جگہ سے گزرنا تھا۔

○ اپوزیشن لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ حکومت کے جانے کا وقت ہم طے کر چکے ہیں اس میں لیٹ نہیں ہو گی۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو مراکش کے دورہ پر پہنچیں تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کشمیر کے مسئلے کی سنگینی کو محسوس کرنے لگی ہے۔ جیت کشمیریوں کی ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے جس زوردار طریق پر کشمیر کا مسئلہ اٹھایا ہے اس عالمی سطح پر ہلچل مچ گئی ہے۔

○ کاروان نجات کے رہنماؤں نے کراچی سے روانگی کے بعد سندھ کے تمام اہم ریلوے اسٹیشنوں پر خطاب کیا۔ صادق آباد سے لاہور تک ہر اسٹیشن پر ہزاروں افراد کاروان کے شرکاء کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ نواز شریف نے کہا کہ اسلام آباد پر قبضے تک تحریک جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ عوام اسلام آباد کے لئے کال پر لبیک کہیں۔ تبدیلی کے بعد ملک پھر سے ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے تہران سے واپس اسلام آباد آنے سے قبل صحافیوں سے ایک ملاقات میں کہا کہ پاکستان امن پسند ملک ہے ہمسایوں سے دوستی چاہتا ہے۔ بھارت کا میزائیل پروگرام جنوبی ایشیا' خلیج' اور مشرق وسطی کے امن کے لئے خطرہ ہے۔ یہ ایک کھلا راز ہے کہ بھارت کے پاس ایٹم بم ہے۔ جس کا وہ بیس برس پہلے دھماکہ کر چکا ہے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ ایرانی رہنماؤں سے ملاقاتوں میں کشمیر کا مسئلہ سرفہرست رہا ہے۔

○ جہاں اور دیگر خفیہ ادارے کاروان نجات کی پل پل کی خبریں حاصل کر رہے تھے وہاں پر امریکہ قونصل خانے کی بلٹ پروف گاڑیاں بھی کاروان کے ارد گرد متحرک تھیں۔

○ ضلع راجن پور طوفانی بارشوں کے بعد خوفناک سیلاب کی لپیٹ میں آگیا ہے۔ ۲۵۰۔ دیہات پانی میں ڈوب گئے ہیں۔ ایک ارب روپے مالیت کی فصلیں اور سینکڑوں کچے مکانات تباہ ہو گئے۔ نہر داجل برانچ میں ۲۵ جگہ پر شگاف پڑ گئے ہیں۔ روجھان تا شاہوالی سیکشن پر دو ہفتوں سے ٹرینوں کی آمد و رفت معطل ہے۔ راجن پور شہر کو شدید خطرہ ہے۔ شہر کو بچانے کے لئے دو رابط سڑکیں کاٹ دی گئی ہیں۔ حکومت کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ۲۸۔ لاکھ روپے کی امداد کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ ۲۹۶۔ سے زیادہ چوری شدہ کاریں وفاقی دارالحکومت اور پنجاب کے ۲۹۔ اضلاع میں بااثر لوگوں کے زیر استعمال ہیں۔ یہ کاریں مبینہ طور پر محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے دوبارہ رجسٹرڈ کی ہیں۔ یہ فراڈ حال ہی میں سامنے آیا ہے جس میں پولیس کے اعلیٰ حکام' افسر شاہی' سیاستدان اور صنعت کار تاجر ملوث ہیں۔

○ پاکستان میں بوسنیا کی سفیر ساجدہ سلاجک نے کہا ہے کہ پاکستان کی طرح کوئی ملک بوسنیا کی مدد نہیں کر رہا۔ ہم اقوام متحدہ کے کردار سے مطمئن نہیں ہیں۔ یوگوسلاویہ سربوں کو برابر اسلحہ دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی کانفرنس کے ممالک ہمارے لئے فعال ہیں۔ ہمیں اسلحہ چاہئے۔

○ پاکستان کے علاقوں پر مون سون کا جو زبردست کم دباؤ آیا تھا وہ اب کمزور پڑ گیا ہے۔ تاہم مختلف علاقوں میں تھوڑی بہت بارش اب بھی متوقع ہے۔

○ لاہور میں زبردست آتش بازی کے ساتھ کاروان نجات کا استقبال کیا گیا۔ پھولوں کی کئی من پتیاں میاں نواز شریف اور دوسرے رہنماؤں پر نچھاور کی گئیں۔ ریلوے اسٹیشن پر تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے شاہ حسن سے ملاقات کی اور مسلم امہ کو درپیش مسائل پر گفتگو کی۔ فیض کے گورنر نے بے نظیر اور ان کے وفد کے اعزاز میں ظہرانہ دیا۔ بعد میں وہ رباط چلی گئیں۔

○ وزیر داخلہ نے ہدایت جاری کی ہے کہ ٹرین مارچ کو پرامن بنایا جائے اور اس میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے۔

○ امریکہ نے پریسلر ترمیم سے استثنی کے لئے پھر ایٹمی معائنہ کی شرط لگا دی ہے۔ پاکستان اور امریکہ کے درمیان اس مسئلہ پر بات چیت جاری ہے۔ خیال ہے کہ اس بات چیت کا نتیجہ معائنہ پر رضامندی کی صورت میں نکل سکتا ہے۔

(خصوصاً ہومیو پیتھک) ڈاکٹرز متوجہ ہوں
ہمارے تیار کردہ ہومیو پیتھک مرکبات کے فری سمپلز اور لٹریچر کیلئے بذریعہ خط یا ٹیلیفون رابطہ کریں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر حلیم ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: ...  فیکس 04524-212299

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

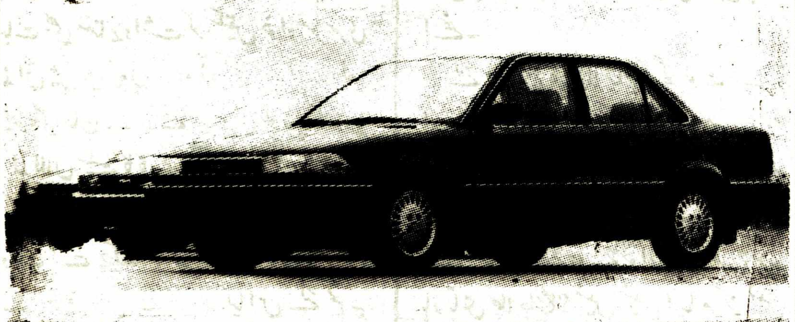

TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون: ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۹-۷۷۲۴۶۰۷

پتہ